سوال

(201)اگر عقد نکاح کے وقت حقیقی نکاح کی نیت نہ ہو

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک لڑکی سے کسی فائدے کےلیے نکاح کیا تھا قانونی اعتبار سے تو یہ شادی صحیح تھی کیونکہ ہم نے یہ شادی باقاعدہ گواہوں کی موجودگی لڑکی کے والدین اور اپنے والدین کی موجودگی میں اندراج کرائی تھی لیکن میری نیت شادی کی نہیں تھی بلکہ نیت یہ تھی کہ ہم قانون کے سامنے یہ ظاہر کریں کہ ہم شادی شدہ ہیں عقد نکاح کو پانچ برس گزرنے کے باوجود ہم نے ازدواجی تعلقات قائم نہیں کیے اور اب ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم علیحدہ نہ ہوں اور نہ ہی میں اسے طلاق دوں بلکہ اب ہم حقیقی خاوند اور بیوی بن کر رہنا چاہتے ہیں اب ہماری نیت شادی کی ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ہمیں تجدید نکاح کرنا ہو گا کہ نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

منفعت کےلیے شادی کی نیت کچھ حیثیت نہیں رکھتی بلکہ جب مکمل شروط کے ساتھ ایجاب وقبول ہو جائے تو نکاح واجب ہو جاتا ہے خواہ عقد نکاح کرنے والے طرفین یا ان میں سے کوئی ایک طرف یہ نکاح بطور کھیل و مذاق ہی رہا کر ہو۔ احناف حنابلہ کا مسلک یہی ہے اور مالکیہ کے ہاں بھی یہی معتبر ہے اور شوافع بھی اسے ہی صحیح قرار دیتے ہیں۔ (مزید تفصیل کےلیے دیکھئے فتح القدیر 19903۔ المغنی لابن قدامۃ 61/7 کشاف، القناع، 40/5۔ حاشیہ، الدسوقی، 221/2۔ نہایۃ المحتاج 209/6۔ روضۃ الطالبین 54/4)

ان سب حضرات کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ فرمان ہے۔

"ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ : النِّكَاحُ ، وَالطَّلَاقُ ، وَالرَّجْعَةُ "

"تین باتیں ایسی ہیں جنہیں اگر سنجیدگی سے کہا جائے تو بھی پختہ ہیں اور اگر مذاق سے کہا جائے تو بھی سنجیدگی ہیں۔ ایک نکاح دوسری طلاق اور تیسری رجوع۔" (حسن ارواء الغلیل 1826 ابو داود 2194۔ کتاب الطلاق علی الہزل ترمذی 1184۔ کتاب الطلاق واللعان باب ماجاء فی الجد والہزل فی الطلاق ابن ماجہ 2039۔ کتاب الطلاق باب من طلق او نکح لاعبا سعید منصور 1603۔ طحاوی 18/3۔ دار قطنی 257۔256/3۔ مستدرک حاکم 198/2)

یعنی یہ تینوں کام اگر حقیقی طور پر کیے جائیں تو حقیقت ہوں گے۔ اور اگر یہ بطور مذاق کیے جائیں تو بھی حقیقت ہی ہوں گے۔ اور "ہزل" سے مراد یہ ہے کہ لفظ سے وہ یعنی مراد لیا جائے جس کےلیے لفظ بنایا نہیں گیا اور یہ اسی فعل پر منطبق ہوتا ہے جو آپ دونوں نے عقد نکاح میں کیا ہے کیونکہ آپ نے عقد نکاح کا اندراج تو کروایا لیکن شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

عام علماء کے ہاں مذاق میں طلاق دینے والے کی طلاق بھی واقع ہو جائے گی اور اسی طرح اس کا نکاح بھی صحیح ہے جیسا کہ مرفوع حدیث کے متن میں بھی اس کا ذکر ہے صحابہ کرام اور تابعین رضوان اللہ عنھم اجمعین عظام کا موقف بھی یہی ہے۔

اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے۔ (الفتاوی الفقہیا الکبری 63/6)

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔

مراسیل حسن میں ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جس نے بطور کھیل نکاح کیا یا طلاق دی یا بطور کھیل غلام آزاد کیا تو یہ واقع ہوگیا۔

اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جب ان کے بارے میں بات کی جائے تو وہ جائز ہوتی ہیں طلاق آزاد کرنا نکاح اور نذر ماننا۔

اور امیر المومنین کہتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں کوئی مذاق اور کھیل نہیں طلاق غلام آزاد کرنا اور نکاح اور ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔

تین چیزوں میں کھیل بھی حقیقت پر مبنی ہے طلاق غلام آزاد کرنا اور نکاح اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ نکاح خواہ مذاق میں ہو یا حقیقت میں برابر ہے (یعنی بہر صورت منعقد ہو جاتا ہے) (مزید دیکھئے اعلام الموقعین 100/3)

اس بنا پر آپ کے لیے دوبارہ نکاح کرنا ضروری نہیں بلکہ آپ دونوں پہلے نکاح پر ہی خاوند اور بیوی ہیں (واللہ اعلم) (شیخ محمد المنجد)
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص267

محدث فتویٰ